بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

# الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۸ | منگل ۲۴ جمادی الثانی ۱۴۰۴ھ ۲۷ امان ۱۳۶۳ ہش ۲۷ مارچ ۱۹۸۴ء | نمبر ۷۲

## اخبارِ احمدیہ

- ربوہ ۲۶ امان / مارچ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

**کمزوری بہت زیادہ ہے**

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

# مسجد مبارک ربوہ میں جلسہ یومِ مسیح موعودؑ کا بابرکت انعقاد

## جماعت احمدیہ کے جیّد علماء کی نہایت پُراثر اور ایمان افروز تقاریر

### احبابِ ربوہ نے دلی ذوق و شوق سے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی:

ربوہ ۲۴ امان / مارچ۔ مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ میں جلسہ یوم مسیح موعود مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۸۴ء کو اپنی روایتی شان سے منعقد ہوا۔ یہ جلسہ حسب معمول لوکل انجمن احمدیہ کے تحت مسجد مبارک میں منعقد ہوا تھا۔ اس میں سلسلہ کے جیّد علمائے کرام نے اس دن کی مناسبت سے احباب کو اپنی تقاریر سے نوازا۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کی۔

جلسہ کا آغاز ٹھیک نو بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم قاری عاشق حسین صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم رفیق احمد صاحب اکبر نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی نظم:۔

"کیوں ہو رہا ہے خوش آج کل جہاں
کیوں ہر دیار و شہر ہے رشکِ بوستاں"

ترنم سے سنائی۔ اس کے بعد جلسہ کے پہلے مقرر مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب نے "وہ آیا منتظر تھے جس کے دن رات" کے موضوع پر فاضلانہ خطاب فرمایا۔ انھوں نے قرآن۔ احادیث اور اقوال ائمہ سلف کے حوالے سے حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کی پیشگوئیاں بیان کیں قرآن کریم سے سورۃ جمعہ کی آیت وَّاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ..... اور سورۃ صف سے آیت لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ سے استنباط کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کے بارے میں قرآن کریم نے وضاحت سے بتایا ہے۔ بعد ازاں انھوں نے پانچ حدیثیں بیان کیں جن میں حضرت مسیح کی آمد کی نشانیاں مذکور ہیں۔ اور اس کے بعد حضرت محی الدین ابن عربیؒ، حضرت نواب صدیق حسن خانؒ، حضرت خواجہ حسن نظامیؒ حضرت حافظ برکت اللہ سیالکوٹیؒ اور حضرت صوفی احمد جان لدھیانویؒ کی تحریرات میں سے بتایا کہ مسلمان مسیحؑ کی آمد کے اس شدت سے منتظر تھے کہ سال اور سن تک معین کر دیئے تھے کہ فلاں تاریخ تک مسیح ضرور ظاہر ہو جائے گا۔ آخر میں فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں بعض غیر از جماعت احباب کی توصیفی آراء بیان کیں۔

مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب کی تقریر کے بعد محترم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور نذرانۂ عقیدت کے عنوان سے اپنی کہی ہوئی نظم ترنم سے سنائی۔

جلسہ کے دوسرے مقرر مکرم مولانا شیخ نور احمد منیر صاحب تھے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بطور سلطان القلم" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ انھوں نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسّی سے زائد کتب تصنیف فرمائیں جن میں عیسائیت اور آریہ سماج کے خلاف لکھنے کے علاوہ محاسن دین اسلام پر بڑا بھاری لٹریچر چھوڑا جو ۱۳ ہزار سے زائد صفحات پر محیط ہے۔ مقرر نے حضرت مسیح موعودؑ کی بعض اہم کتب براہین احمدیہ، سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب، ست بچن، اسلامی اصول کی فلاسفی، منن الرحمان، سر الخلافہ، آئینہ کمالات اسلام، اعجاز المسیح اور عربی منظوم کلام کا ذکر کیا اور ان کتب کے محاسن پر روشنی ڈالی۔ انھوں نے بتایا کہ اس زبردست علم کلام کی وجہ سے عیسائیوں کی وہ سازش ناکام ہو گئی کہ وہ سارے ہندوستان کو عیسائی بنا لیں گے۔ اس ضمن میں انھوں نے بعض غیر احمدی سرکردہ شخصیتوں کی آراء بیان کیں۔ آخر میں انھوں نے کہا کہ ہم میں سے ہر شخص کو چاہیئے کہ اپنا محاسبہ کرے کہ اس نے کتنی کتب پڑھی ہیں اور حضور علیہ السلام کی زیادہ سے زیادہ کتب کو بار بار پڑھے۔

محترم شیخ نور احمد صاحب منیر کی تقریر کے بعد مکرم سید صہیب احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام "اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے" اپنے نہایت خوبصورت اور پراثر ترنم میں سنائی۔ بعد ازاں ایک طفل عزیز خواجہ عبد المتین ناصر ابن مکرم خواجہ عبد المومن صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام "اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار" اتنے خوبصورت انداز میں سنایا کہ حاضرین پر وجد کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔ عزیز موصوف کی دلکش معصوم آواز اور اشعار کے جادو سے احباب مسحور ہو گئے۔

جلسہ کی آخری تقریر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت کی تھی (باقی ص ۶ پر)

## حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کے سلسلہ میں ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس مشاورت کی مصروفیات کی وجہ سے تا اطلاع ثانی روزمرہ کی ملاقات بند رہے گی۔ اگر کسی نے بیرون ملک جانا ہو یا اس قسم کی کوئی اور اشد مجبوری درپیش ہو جس سے استثناء کا جواز نکلتا ہو تو استثنائی حالات بیان کر کے ملاقات کی درخواست کر سکتے ہیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

- مکرم جاوید احمد جاوید صاحب مربی سلسلہ (نارنگ منڈی) ابن مکرم چوہدری ولی محمد صاحب کی شادی مکرمہ ثریا خانم صاحبہ ایم اے بنت مکرم رانا منیر احمد صاحب (دارالعلوم شرقی) کے ساتھ مورخہ ۱۵ فروری بروز جمعہ عمل میں آئی۔ تقریب رخصتانہ میں مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی نے دعا کرائی۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین (مسعود احمد مربی سلسلہ وکالت تصنیف ربوہ)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو ۱۴ مارچ ۱۹۸۴ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "فواد احمد" نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولود چوہدری مختار احمد صاحب گوندل کا پوتا اور مکرم چوہدری غلام احمد صاحب چیمہ کا نواسہ ہے۔

اہلیہ کی صحت کاملہ کے لئے اور نومولود کی عمر دراز ہونے۔ نیک، خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(افتخار احمد گوندل
مربی سلسلہ چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ مستورات ۱۹۸۳ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خطاب

# معاشرہ کی حسین ترین جنت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نازل ہوئی

## آپ نے ہر آنے والی نسل کے لئے گھریلو زندگی کا بہترین نمونہ اپنے پیچھے چھوڑا

## یہ وہ زندہ رہنے والے نمونے ہیں جو آج دنیا کی نظر سے اوجھل ہو چکے ہیں،

### جہاں عورت کو اس کی ذمہ داریاں یاد دلاتے ہیں وہاں اسکے حقوق ادا کرنا بھی سیکھیں:

### نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ اور مطہر عائلی زندگی کا روح پرور تذکرہ

مرتبہ مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم۔ اے انچارج صیغہ رپورٹ نویسی ربوہ

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کے ۹۱ ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۸۳ء کو قبل دوپہر زنانہ جلسہ گاہ میں احمدی مستورات سے جو خطاب فرمایا تھا اس کا مکمل متن صیغہ رپورٹ نویسی اپنی ذمہ داری پر ذیل میں پیش کر رہا ہے:

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے درج ذیل آیہ کریمہ کی تلاوت فرمائی:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝

(الاحزاب آیت ۲۲)

اور پھر فرمایا:۔

### لجنات میں غیر معمولی بیداری

تمام دنیا سے جو مختلف رپورٹیں موصول ہوتی رہتی ہیں انفرادی خطوں کی صورت میں بھی اور جماعت کے امراء کی رپورٹوں کی شکل میں بھی ان سے یہ معلوم کر کے دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی عورت ہر جگہ بڑی تیزی سے بیدار ہو رہی ہے۔ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھ رہی ہے اور پہلے سے بہت بڑھ کر ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے متوجہ ہے۔

### عصر حاضر کا ایک عظیم الشان واقعہ

میں نے گزشتہ سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر پردہ کی جو تحریک کی تھی اس کے نتیجہ میں بھی حیرت انگیز طور پر موافق ردّ عمل ظاہر ہوا اور یہ دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ کیسے احمدی عورت کو یہ عظیم الشان توفیق نصیب ہوئی۔ آج تک اس دور میں اور کہیں آپ کو ایسا واقعہ نظر نہیں آئے گا کہ دنیا کے ایک حصہ کی عورت جو ایک دفعہ مغربی تہذیب سے متاثر ہو کر ان کی مفروضہ آزادیوں کا شکار ہو چکی ہو پھر واپس لوٹ آئی ہو۔ سارے عالم میں اس دور کا یہ ایک ہی واقعہ ہے کہ احمدی خاتون جو مغربیت سے متاثر ہو کر مغرب کی اندھی تقلید کی طرف بڑھ رہی تھی ایک ہی اٹھنے والی آواز پر بڑی تیزی سے واپس اپنے مقام کی طرف دوڑی اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کے جھنڈے تلے اکٹھی ہو گئی۔ یہ اتنی بڑی نیکی ہے اور اتنا بڑا اچھا قدم اٹھایا گیا ہے کہ مجھے یقین ہے کہ اس کے نتیجہ میں انشاء اللہ تعالیٰ کے فضل جیسے اب نازل ہو رہے ہیں آئندہ اس سے بھی بڑھ کر نازل ہوتے رہیں گے اور جماعت احمدیہ کی خواتین کو پہلے سے بڑھ کر خدمت دین کی توفیق نصیب ہوتی رہے گی۔

اس سلسلہ میں پاکستان سے جو اطلاعات ملتی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بچیاں جو پہلے برقعہ کے خیال سے شرماتی تھیں، انہوں نے بڑی جرأت اور ہمت کے ساتھ برقعہ اوڑھا۔ چنانچہ بعض بچیوں نے مجھے لکھا کہ پہلے ہمارا یہ حال تھا کہ کبھی مجبوراً برقعہ اوڑھنا پڑتا تو ہم شرم کے مارے سر جھکا کر چلا کرتی تھیں اب ہم برقعہ پہن کر سر اٹھا کر چلتی ہیں اور غیروں کے طعنوں کی ہمیں کوئی پرواہ نہیں بلکہ ایسے میں ہم ان کو جواب دیتی ہیں کہ تمہاری نظر میں ہم پسماندہ ہیں۔ لیکن رب کریم کی نظر میں نہ صرف یہ کہ ترقی یافتہ ہیں بلکہ تم سے بہت آگے ہیں۔ یہ واقعہ ایک جگہ نہیں ہوا دو جگہ نہیں ہوا مشرق میں نہیں ہوا مغرب میں نہیں ہوا بلکہ سارے عالم میں اس قسم کے واقعات رونما ہوئے ہیں۔ یہاں تک کہ امریکہ کا وہ شہر جو دنیا کو ننگ سکھانے میں سب سے آگے ہے یعنی لاس ویگاس جو تمام بے حیائیوں کی آماجگاہ ہے اور جہاں سے ساری بے حیائیاں پھوٹتی ہیں اور ساری دنیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کے پیچھے چلتی ہے۔ فلم انڈسٹری وہاں ہے وہاں تیس احمدی خواتین نے راتوں رات برقعے سیئے اور صبح وہ برقعے پہن کر باہر نکلیں۔ غرض غیر ممالک سے جو خطوط آرہے ہیں وہ بہت ہی حوصلہ افزاء ہیں۔ بعض جگہوں سے احمدی خواتین نے لکھا کہ ہم نے جب برقعہ اوڑھنا شروع کیا تو کچھ دیر کے بعد غیر مسلم خواتین نے یہ کہنا شروع کیا کہ ہاں وہ تسلیم کرتی ہیں کہ تمہارا معاشرہ ان سے بہتر ہے اور تمہارا کردار بھی ان سے بہتر ہے۔

## امریکہ کی نومسلمہ طالبہ علم کا مثالی نمونہ

پچھلے سال جب میں نے پردہ کی تحریک کی تو ساتھ یہ بھی بتا دیا گیا تھا کہ دوسرے معاشرہ میں بسنے والی خواتین اگر صرف چادر اوڑھ لیں اور اسے خوب سنبھال کر رکھیں تو یہی ان کے لئے کافی ہوگا یعنی ان کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ پاکستان میں رائج برقعہ ہی پہنیں بلکہ غیر قوموں میں سے آنے والی خواتین کے لئے پردہ کی ابتدائی شکل ہی کافی ہے لیکن امریکہ کی ایک نومسلمہ خاتون جو کالج میں پڑھتی ہے اس نے مجھے لکھا کہ مجھے یہ سب باتیں معلوم تھیں لیکن جب احمدی خواتین کو جو پاکستان سے آئی ہوئی تھیں برقعہ پہنتے دیکھا تو میں نے کہا میں ان سے کیوں پیچھے رہ جاؤں چنانچہ میں ایک دن کالج میں برقعہ پہن کر گئی تو مجھ پر بہت انگلیاں اٹھیں یہاں تک کہ ہماری لیکچرز نے مجھے تمسخر کا نشانہ بنایا اور کہا تمہیں کیا ہو گیا ہے تمہارا سر تو نہیں پھر گیا میں نے جب واقعہ سنایا اور اس کی تفصیل بیان کی تو وہ سارے نہ صرف مطمئن ہوئے بلکہ وہ لکھتی ہیں کہ اب میں کالج میں سب سے زیادہ معزز لڑکی شمار ہوتی ہوں اور وہی پروفیسر جس نے پہلے اعتراض کئے تھے اس نے بارہا اس کردار کی تعریف کی ہے اور کہا ہے کہ یہ لوگ جو نمونہ دکھا رہے ہیں یہ زندہ رہنے والا کردار ہے۔

## اسلام کی متوازن تعلیم

ان باتوں پر نظر کرکے جہاں دل حمد سے بھرتا ہے اور روح اللہ تعالیٰ کے احسانات کے آگے سجدے کرتی ہے وہاں یہ احساس بھی بڑی شدت کے ساتھ پیدا ہوتا ہے کہ عورت پر ذمہ داریاں ہی نہیں ہیں عورت کے کچھ حقوق بھی ہیں اگر عورت کو ذمہ داریاں یاد کروائی جائیں تو اس کے حقوق بھی تو ہمیں یاد رکھنے پڑیں گے مردوں کو یہ بھی تو سمجھانا پڑے گا کہ تم پر عورت کی کیا ذمہ داریاں ہیں اس کے بغیر معاشرہ میں کبھی بھی توازن پیدا نہیں ہو سکتا۔ نیکیاں مستقل صورت اختیار نہیں کر سکتیں جب تک معاشرہ میں توازن نہ ہو اس لئے میں نے آج کی تقریر کے موضوع کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عائلی زندگی میں اسوہ حسنہ کا بیان اختیار کیا ہے۔ اس میں عورتوں کے لئے بھی نصیحت ہے اور مردوں کے لئے بھی۔

## آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے مثال عائلی زندگی

معاشرہ کی سب سے حسین جنت جو نازل ہوئی وہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں نازل ہوئی۔ آپؐ نے ہر آنے والی نسل کے لئے بہترین اسوہ اپنے پیچھے چھوڑا۔ خواتین مبارکہ سے آپؐ کا کیا سلوک تھا۔ آپؐ گھر میں کیسے رہتے تھے۔ کس طرح ان کے حقوق کا خیال رکھتے تھے۔ کس طرح حقوق سے بڑھ کر ان پر التفات فرمایا کرتے تھے۔ یہ وہ زندہ رہنے والے نمونے ہیں جو دنیا کی نظر سے اوجھل ہو چکے ہیں اور یہ دیکھ کر دکھ ہوتا ہے۔ کہ بہت سے احمدی گھروں سے بھی اوجھل ہو چکے ہیں۔ اسلئے جہاں عورت کو اس کو ذمہ داریاں یاد کرواتے ہیں وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے حقوق کو ادا کرنا بھی سیکھیں کیونکہ جب تک عورت کے حقوق ادا نہیں کئے جائیں گے مسلمان عورت مسلمان سوسائٹی میں فعال اور اہم کردار ادا نہیں کر سکے گی۔

## آنحضورؐ کا روزمرہ کا دستور

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عائلی زندگی سے متعلق پہلے تو میں کچھ عمومی باتیں بیان کرتا ہوں کہ آنحضور کا روزمرہ کا دستور کیا تھا آپؐ ایک ایسے خاوند نہیں تھے جو گھر میں صرف حکم ہی چلائیں اور یہ سمجھیں کہ بیویاں صرف خدمت کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ باوجود اس کے کہ آپؐ عورتوں کو مردوں کے حقوق پورا کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔ لیکن اپنا سلوک ازواج مطہرات سے ایسا عمدہ تھا کہ اس کو دیکھ کر روح وجد میں آجاتی ہے اس قدر بے تکلفی کے ساتھ اور اس قدر انکساری کے ساتھ آپؐ گھر کے کاموں میں حصہ لیتے تھے کہ آج بھی ایسی مثالیں نظر نہیں آتیں حالانکہ ADVANCED SOCITIES یعنی ترقی یافتہ معاشرہ میں مرد عورت کا کچھ نہ کچھ ہاتھ بٹانے لگے ہیں۔ حضرت مروہ کی اپنے والد سے یہ روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے دریافت کیا کہ حضور گھر پر کیا کرتے رہتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا اپنے کپڑے بھی سی لیتے ہیں جوتا بھی مرمت کر لیتے ہیں ہر وہ کام کرتے ہیں جو لوگ گھر پر کیا کرتے ہیں۔ اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ کنوئیں کا ڈول بھی آپؐ خود مرمت کرتے اور سیتے ہیں۔ پھر حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ آپؐ دوسرے آدمیوں کی طرح ایک بشر تھے اپنے کپڑے خود سی لیتے تھے۔ بکری کا دودھ دوہتے تھے اور اپنے سارے کام خود کیا کرتے تھے (فتح الباری جلد ۱۰ صفحہ ۴۶۱)

پھر حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کوئی بھی خوش خلق نہیں تھا۔ آپؐ گھر کے کام کاج میں ہمارا ہاتھ بٹاتے تھے اور باہر سے جب کسی بلانے والے کی آواز آتی تھی تو آپ لبیک کہہ کر دروازے کی طرف جایا کرتے تھے۔ (الشفاء بقاضی عیاض بن موسیٰ الحیصبی الجزء الاول صفحہ ۷)

آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ دستور تھا کہ رات کو جب خدا کی عبادت کے لئے اٹھتے تھے تو اپنے اہل وعیال کو بھی جگایا کرتے تھے خصوصاً رمضان میں حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ کمر ہمت کس لیتے تھے اور رات کا بیشتر حصہ آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عبادت میں صرف فرماتے اور اپنی بیویوں اور بچوں اور عزیزوں کو بھی بار بار جگاتے اور بڑے صبر کے ساتھ نصیحت پر قائم رہتے۔ (بخاری کتاب الصوم)

## رحمۃ للعالمین کی گھریلو زندگی

حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ کا واقعہ ہے آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جوتی کو پیوند لگا رہے تھے اور میں چرخہ کات رہی تھی میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی مبارک پر پسینہ آرہا تھا اور اس پسینے کے اندر ایک نور چمک رہا تھا جو ابھرتا جاتا تھا اور بڑھتا جاتا تھا۔ یہ ایک ایسا نظارہ تھا کہ میں سراپا حیرت بن گئی۔ حضور کی نظر مبارک جب مجھ پر پڑی تو فرمایا عائشہ تو حیران سی کیوں ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! میں نے دیکھا کہ پیشانی پر پسینہ ہے اور پسینے کے اندر ایک چمکتا ہوا نور ہے۔ اس پاک نظارے نے مجھے سراپا چشم حیرت کر دیا۔ بخدا اگر ابوکبیر ہذلی حضور کو دیکھ پاتا تو اسے معلوم ہو جاتا کہ اس کے شعر صحیح مصداق تو حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں اس پر حضور نے فرمایا عائشہ وہ شعر کیا ہیں۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے یہ شعر پڑھ کر سنا دیئے۔ ؎

وَمُبَرَّءٌ مِّنْ كُلِّ غُبَّرِ حَيْضَةٍ
وَفَسَادِ مُرْضِعَةٍ وَدَاءٍ مُغْيَلِ
وَإِذَا نَظَرْتَ إِلَى أَسِرَّةِ وَجْهِهِ
بَرَقَتْ كَبَارِقِ الْعَارِضِ الْمُتَهَلِّلِ

ان اشعار کا ترجمہ یہ ہے کہ وہ شخص ولادت اور رضاعت کی آلودگیوں سے پاک تھا اور اس کے درخشندہ چہرہ کی شکنوں پر نظر کرو تو معلوم ہوگا کہ نورانی اور کھل کر چمکنے والی روشن تر بجلی سے بھی بڑھ کر روشن ہے۔

حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب حضرت عائشہ صدیقہ کے منہ سے یہ شعر سنے تو آپ فرماتی ہیں کہ جو کچھ آپؐ کے ہاتھ میں تھا وہ رکھ دیا میری پیشانی کو بوسہ دیا اور فرمایا

مَا سَرَرْتِ مِنِّيْ كَسَرَرْتِ مِنْكِ

تو مجھ سے اتنا خوش نہیں ہوئی جتنا میں تجھ سے خوش ہوا ہوں۔

(رحمۃ للعالمین جلد دوم صفحہ ۱۹۷ از قاضی سلیمان منصور پوری مدارج السالکین جلد اول صفحہ ۲۷۷ از امام ابن قیم)

## ازواج مطہرات کا سالانہ خرچ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں مختلف ادوار آئے۔ ایسے وقت بھی تھے کہ مہینہ مہینہ تک گھر میں چولہے میں آگ نہیں جلتی تھی تنگی ترشی کی جو حالت صحابہؓ پر گزرتی تھی وہی آپؐ پر گزرتی تھی۔ اگر باہر فاقے پڑ رہے ہوتے تھے۔ تو آپؐ کے گھر میں بھی فاقے پڑ رہے ہوتے تھے جب باہر سہولت پیدا ہو جاتی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی نسبت سے گھر میں بھی سہولت دے دیا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک روایت کے مطابق جب خدا تعالےٰ نے توفیق عطا فرمائی تو آپ کا دستور یہ تھا کہ ۳۷ من کھجور اور ۷ من جَو یہ سالانہ وظیفہ اپنے ہر گھر میں دیا کرتے تھے۔

(ابو داؤد کتاب الخراج والامارۃ والفئی باب فی حکم ارض خیبر)

## ازواج مطہرات اور واقعہ تخییر

اس زمانہ میں چونکہ یہ جَو اور کھجور وغیرہ بدلوا کر باقی چیزیں بھی لی جاتی تھیں اس لئے ایک گھر کے کھانے سے تو یہ بہت زیادہ ہے مگر چونکہ اس سے زندگی کی ساری ضرورتیں پوری کرنی ہوتی تھیں اس لئے درمیانہ سا گزارہ ہے۔ لیکن اس شفقت اور اس گزارہ کے باوجود ایک وقت ایسا آیا کہ بعض خواتین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مطالبے شروع کئے۔ انہوں نے کہ ہماری ضرورتیں پوری نہیں ہو رہی ہیں ہمیں کچھ زیادہ دیجئے۔ اس موقع پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل کو جو صدمہ پہنچا اس پر نظر کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

(الاحزاب آیت ۲۹-۳۰)

کہ اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر تم دنیا اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ دنیوی سامان دے کر رخصت کر دیتا ہوں اور احسن اور نیک طریق سے تمہیں رخصت کر دیتا ہوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور اُخروی زندگی کے گھر کو چاہتی ہو تو اللہ نے تم میں سے پوری طرح اسلام پر قائم رہنے والیوں کے لئے بہت بڑا اجر تجویز فرمایا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں ایک دن صبح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات رو رہی تھیں اور ہر بیوی کے پاس اس کے گھر والے اکٹھے ہو گئے تھے۔ عجیب دردناک منظر تھا۔ میں مسجد میں گیا تو وہ لوگوں سے بھری ہوئی تھی۔ حضرت عمرؓ آئے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور چوبارے پر تھے۔ حضرت عمرؓ کو کسی نے جواب نہ دیا۔ پھر انہوں نے سلام کیا۔ پھر جواب نہ دیا۔ پھر تیسری بار سلام کی تو اجازت ملی۔ حضرت عمرؓ اندر چلے گئے اور حضورؐ سے پوچھا کیا آپ نے بیویوں کو طلاق دی ہے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ میں نے ایلاء کیا ہے۔ اس آیۂ کریمہ کے نزول کے بعد میں ایک ماہ تک اپنی بیویوں سے علیحدہ رہوں گا اور ان کو یہ موقع دوں گا کہ وہ خوب غور کر لیں کہ ان دونوں چیزوں میں سے انہوں نے کس کو اختیار کرنا ہے۔

## اللہ اور اس کا رسول کافی ہیں۔

پس شدید محبت اور شفقت کے باوجود اصول کے معاملات میں آپ کا رویہ غیر متزلزل تھا۔ جذبات نے آپ کی عقل پر کبھی حکومت نہیں کی۔ آپ کے کردار پر حکومت نہیں کی بلکہ ہمیشہ آپ کی عقل اور آپ کا کردار جذبات پر حاکم رہے۔ چنانچہ جب یہ اختیار دیا گیا تو سب سے پہلے آپؐ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بات کی۔ آپ نے فرمایا کہ دیکھو! تم اپنے ماں باپ سے پوچھ لو اور مشورہ کر لو اور پھر مجھے بتاؤ کہ تم نے کیا فیصلہ کیا ہے۔ جواب میں حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ مجھے اپنے ماں باپ سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے میرے دل کا فیصلہ تو ہو چکا ہے۔ اور وہ یہی فیصلہ ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کروں گی۔ چنانچہ اس کے بعد تمام ازواج مطہرات تھیں سب نے یہی جواب دیا اور ایک مہینے کے بعد ایک نئی شان کے ساتھ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر بسنے لگے۔

## عورتوں کی نزاکت کو آبگینوں سے مماثلت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عورت کے ساتھ نہایت شفقت اور محبت کا سلوک فرماتے تھے اس کے باریک جذبات کا خیال رکھتے تھے اور اس کی جسمانی کمزوری اور نزاکت کا بھی احساس رکھتے تھے۔ چنانچہ ایک موقع پر جب آپ اونٹنیوں پر سوار سفر کر رہے تھے تو ایک ایسی اونٹنی جس پر آپ کی ازواج سوار تھیں۔ اس کے ہانکنے والے نے جس کا نام انجشہ تھا بہت تیزی کے ساتھ اونٹنیوں کو ہنکایا۔ تو آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آہستہ آہستہ اے انجشہ قواریر! قواریر ان اونٹوں پر شیشے سوار ہیں آہستہ چلو آہستہ چلو۔ یہ جو آج کل کے زمانہ کا محاورہ ہے Glass with care کہ شیشہ ہے احتیاط سے چلو یہ سب سے پہلے چودہ سو سال قبل حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلا تھا۔

## آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہؓ کو کبھی نہ بھلا سکے

آپ کی ازواج میں سب سے پہلی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا تھیں۔ آپ کو ایک ایسا خاص مقام حاصل تھا جس میں کبھی کوئی دوسری شریک نہ ہو سکیں۔ آپ سب سے پہلی عورت تھیں جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وحی نبوت کی تصدیق کی۔ آپ وہ تھیں جن کے گھر میں آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلی وحی کے بعد جب بے قراری کا اظہار فرمایا تو آپ نے حضور کو تسلی دی۔ آپ نے یہ حکمت کی بات کہی کہ آپ کو اپنے متعلق کیا خوف ہے۔ آپؐ تو وہ ہیں جو صلہ رحمی کرتے ہیں۔ آپؐ تو وہ ہیں جو کھوئے ہوئے اخلاق کو دوبارہ زندہ کر رہے ہیں۔ آپؐ تو وہ ہیں جو غریبوں اور مصیبت زدگان کے بوجھ اٹھانے والے ہیں کیا ایسے شخص کو بھی خدا ضائع کر دے گا اس لئے آپؐ کے بارہ میں کوئی خوف کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

(بخاری باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

پھر یہ حضرت خدیجہؓ ہی تھیں جو شروع میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کی ساتھی تھیں اور چھپ چھپ کر حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت خدیجہ اکٹھے نماز ادا کیا کرتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضور کی بیویوں میں سے کسی پر کبھی اتنا رشک نہ کرتی تھی جتنا کہ خدیجہؓ پر حالانکہ میں نے ان کو کبھی نہیں دیکھا۔ مگر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ان کا بہت ذکر کیا کرتے تھے۔ کبھی بکری ذبح کرتے تو اچھے اچھے ٹکڑے الگ کرتے اور ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر خدیجہ کی سہیلیوں کو بھجوایا کرتے تھے۔ وہ کہتی ہیں کہ جیسے دنیا میں خدیجہؓ کے سوا کوئی اور عورت ہی نہ ہو۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ شکایت کرتی تھیں کہ آپؐ تو حضرت خدیجہ کا اس طرح خیال رکھ رہے ہیں۔ جیسے خدیجہ کے سوا دنیا میں اور کوئی عورت ہی نہ تھی تو آپ جواب میں فرماتے وہ ایسی ہی تھیں وہ ایسی ہی تھیں اور پھر اس سے خدا نے مجھے اولاد بھی تو عطا فرمائی۔

(صحیح بخاری کتاب مناقب الانصار باب تزویج النبی خدیجہ و فضلھا رضی اللہ عنہا)

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضورؐ سے کہا کہ آپؐ حضرت خدیجہ کا بار بار کیوں ذکر کرتے ہیں جبکہ اللہ نے آپ کو ان سے بہتر بیویاں دے دی ہیں تو اس پر حضور نے جواب دیا۔

"ہرگز نہیں! اس سے بہتر کیسے ممکن ہے جب لوگوں نے میری تکذیب کی تو انہوں نے میری تصدیق کی جب لوگ کافر تھے تو وہ اسلام لائیں جب دنیا میں میرا کوئی مددگار نہ تھا تو انہوں نے میری مدد کی اور پھر ان کے بطن سے میری اولاد بھی ہوئی۔"

(الاستیعاب)

---

لہ مسلم جزء ثانی باب فی رحمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم للنساء و امر السواق مطایا من بالرفق بھن ص۴۲، ۴۳ مصری۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خُلقِ وفا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت خدیجہ سے جو تعلق تھا اس کی تفصیل تو احادیث میں موجود نہیں ہے۔ گھر میں کس طرح رہتے تھے۔ اور کس طرح حسن سلوک فرمایا کرتے تھے۔ کیونکہ اس زمانہ کا کوئی اور راوی ایسا نہیں جو اس وقت مسلمان ہو چکا ہو اور اس نے قریب سے آپ کی گھریلو زندگی پر نظر ڈالی ہو۔ ہاں حضرت خدیجہ کے وصال کے بعد جو حضور کی قلبی کیفیت تھی اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ زندگی میں کیا سلوک فرماتے ہوں گے۔

ایک مرتبہ آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آواز آئی اور وہ آواز حضرت خدیجہ کی بہن ہالہ بنت خویلد کی آواز تھی جو حضرت خدیجہ سے بہت ملتی تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بے قرار ہو گئے اور گھبرا کر فرمایا خدایا یہ ہالہ ہیں۔ عائشہ کہتی ہیں کہ مجھے رشک آیا اور میں نے کہا آپ قریش کی بوڑھیوں میں سے ایک بوڑھی کو یاد کرتے رہتے ہیں جو کبھی کی اس دنیا سے گزر چکی ہے اور خاک ہو چکی ہے۔ اللہ نے آپ کو اس کے بدلے میں اس سے بہتر بیویاں دے دی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں نہیں ایسا نہیں۔ اس سے بہتر مجھے کوئی بیوی عطا نہیں کی گئی۔

(صحیح مسلم باب فضائل خدیجہ ام المومنین)

اس میں وفا کا پہلو بڑا نمایاں ہے۔ بعض مرد شادیاں کرتے ہیں۔ بیوی فوت ہو جائے یا بعض دفعہ زندگی میں بھی اس سے بے وفائی کر جاتے ہیں اور ان کی وفا کا تعلق عورت کی ظاہری حالت سے ہوتا ہے۔ جب تک ایک عورت میں جذب ہے کشش ہے۔ وفا کے نام پر مرد ان کا خیال رکھتے ہیں۔ جب وہ کشش اور جذب دور ہو جائے تو سمجھتے ہیں اب وفا بھی ساتھ ہی ختم ہو گئی۔ حالانکہ وفا کا ان چیزوں سے کوئی تعلق نہیں۔ وفا کسی نے سیکھنی ہو تو ہمارے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیکھے۔ پس حضرت خدیجہؓ کے ذکر میں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلق وفا بڑا نمایاں نظر آتا ہے۔ (باقی)

---

## زائرین مجلس مشاورت ۱۹۸۴ء کے لئے ۱۳۶۳ ہش

### ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ زائرین مجلس مشاورت کے لئے مشاورت ہال میں جگہ کی مناسبت سے محدود تعداد میں ٹکٹ داخلہ جاری کئے جائیں گے۔

امراء اضلاع۔ امراء مقامی اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ اس بات کا اہتمام فرمائیں کہ ان کے حلقوں سے محدود تعداد میں دوست بطور زائر تشریف لائیں تاکہ انہیں ٹکٹ داخلہ کے حصول میں دقت نہ ہو۔

جو دوست بطور زائر تشریف لا رہے ہوں وہ اپنے ہمراہ امیر صاحب یا صدر صاحب جماعت کی تصدیق ضرور لائیں تاکہ تعارف میں آسانی رہے۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

---

# زندگانی کی کایا پلٹ جائیگی

آج کرتے ہیں وعدہ ترے ہاتھ پر زندگانی کی کایا پلٹ جائیگی
کام کرتے ہوئے دن گزر جائیں گے اور دعاؤں میں راتیں کٹ جائیگی

صبرِ ایوبؑ ہو ہم کو یا رب عطا آفتِ ظلمت و جور ٹل جائیگی
کفر کی کالی آندھی کی اوقات کیا دیکھتے دیکھتے ہی پلٹ جائیگی

"سحر کی ناگنوں" کا کوئی ڈر نہیں، ہم تو آگے ہی بڑھتے چلے جائینگے
معجزے جب دعاؤں کے ہمراہ ہوں، پاؤں کے نیچے دھرتی سمٹ جائیگی

پھر شہادت کا اک عزم ہر دل میں ہے ساتھیوں کو کوئی عذر باقی نہیں
کوئی زنجیر باقی نہ ہو گر پاؤں میں ایک ابرو کی جنبش سے کٹ جائیگی

بن کے داعی الی اللہ نکل جائیں گے۔ کارِ دیں کو مقدم ہی ٹھہرائینگے
نیکیوں سے جبینیں سنواریں گے ہم۔ اور خطاؤں کی چادر سمٹ جائیگی

چاند ہو چاند کے گرد ہالہ بھی ہو۔ پھر اندھیرے سمجھ لو کہ ٹلنے کو ہیں
"سنت اللہ ہے لاجرم بالیقیں" راستے کی ہر اک دھند چھٹ جائیگی

"اک صدائے فقیرانہ حق آشنا" روح کی تاریکیاں دور کرنے لگی
اب دعا کا سلیقہ بھی آنے لگا۔ دل پہ کائی جمی ہے جو چھٹ جائیگی

پھر معالج کی آنکھیں چمکنے لگیں اب کوئی ڈر نہیں عصرِ بیمار کو
اک غلامِ مسیح الزماں کی دعا موت کی وادیوں سے جھپٹ لائیگی

(ڈاکٹر فرحت سید ۔ ربوہ)

---

## اعلان برائے میٹنگ ضلعی صدران

حسب سابق امسال بھی مجلس مشاورت کے موقع پر انشاء اللہ تعالےٰ لجنہ اماء اللہ کی ضلعی صدروں کی میٹنگ منعقد کی جائے گی۔ تمام ضلعی صدروں سے گذارش ہے کہ اگر اس متوقع میٹنگ کے لئے انہوں نے کوئی تجاویز بھجوانی ہوں۔ تو وہ فوری طور پر بھجوا دیں تمام ضلعی صدروں کی شرکت ضروری ہے۔ اپنے آنے کی بھی اطلاع دیں۔ اور اگر وہ لجنہ کے زیر انتظام رہائش چاہتی ہیں تو یہ بھی لکھیں ان کی رہائش کا انتظام کر دیا جائے۔ میٹنگ جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات دفتر لجنہ کے ہال میں ہو گی۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## بقیہ "جلسہ یوم مسیح موعود (صفحہ اوّل)

انھوں نے "ظہور مسیح موعود اور جماعت احمدیہ" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ انھوں نے آیات قرآنی اور احادیث نبوی سے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی علامات اور نشانیاں بیان کیں اور بتایا کہ آنے والے مسیح کی اہم ترین خصوصیت یہی ہوگی کہ اس کے پاس جو ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت اور عشق کے نتیجے میں ہوگا۔

مولانا دوست محمد صاحب نے بتایا کہ جس قدر خدا کی نعمتیں عظیم ہوتی ہیں اسی قدر ذمہ داریاں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ اس ضمن میں فاضل مقرر نے عشق رسول اختیار کرنے اور اس میں ڈوب جانے کو پہلی ذمہ داری قرار دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے پاکیزہ واقعات اور حضور علیہ السلام کے مقدس ارشادات کے حوالہ سے بتایا کہ حضورؑ کس درجہ عشق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں سرشار تھے۔

مولانا موصوف نے دوسری ذمہ داری کتب حضرت مسیح موعودؑ کو پڑھنا قرار دیا اور بتایا کہ حضور نے خود فرمایا ہے کہ جو میری کتب کو کم از کم تین بار نہیں پڑھتا اس میں کبر پایا جاتا ہے۔ مولانا موصوف نے بتایا کہ حضورؑ کی کتب قرآن و حدیث کے مضامین کا بہترین خلاصہ اور تفسیر ہیں اور وقت آنے والا ہے کہ دنیا کا ہر بیکار اپنے علم کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کو بنائے گا۔ جب مولانا ابوالکلام آزاد سے سوال کیا گیا کہ آیا آپ نے واقعی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعریف کی ہے تو انھوں نے کھلے دل سے اس کا اعتراف کیا اور ان تعریفی الفاظ کو واپس لینے سے انکار کر دیا۔

تیسری اور آخری ذمہ داری مولانا موصوف نے یہ بتائی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو چار دانگ عالم میں پھیلانا ہے اس لئے دعوت الی اللہ کا کام پوری تندہی سے کریں۔ انھوں نے حضرت مصلح موعود کے ایک خطبہ فرمودہ ۱۹۵۸ء بر مطبوعہ الفضل ۱۲ جنوری ۱۹۵۸ء بتایا کہ حضور کی خواہش تھی کہ جوبلی تک کم از کم برصغیر کو احمدی بنا لیا جائے۔

مولانا کی تقریر کے بعد مکرم راجہ نذیر احمد ظفر صاحب نے اپنی نظم "مسیحائے زماں کیسے کہ شاہ قادیاں کہئے" تحت اللفظ سنائی۔

آخر میں صدر جلسہ مکرم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر عمل کرنے کی تلقین کرتے ہوئے وقت ضائع نہ کرنے کی تلقین کی۔ نیز فرمایا کہ احباب علیہ السلام کے لئے دعائیں کریں۔ اور دعائیں کرتے ہوئے ہرگز نہ تھکیں۔

انھوں نے بڑے جوش سے فرمایا کہ احمدیت کو زندہ رہنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور یہ جماعت زندہ رہے گی پس دعاؤں کو اپنا شعار بنائیں اور اس میں کوئی کمی نہ آنے دیں۔

آخر میں صدر جلسہ کی درخواست پر محترم مولوی محمد حسین صاحب یکے از اصحاب احمد نے اختتامی دعا کروائی اس طرح یہ بابرکت تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

## سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اہل قلم حضرات کی خدمت میں گزارش ہے کہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر ایک مفصل کتاب لکھوانا مقصود ہے۔ یہ کتاب سیرت کے علاوہ جماعت کے پیغام کا تعارف، جماعت کی تعلیم اور جماعت کے مقاصد پر مشتمل ہوگی۔ یہ کتاب اردو، انگریزی، فرینچ، ہاؤسا اور انڈونیشین زبان میں شائع ہوگی۔ ان زبانوں میں الگ الگ مسودات کا آپس میں مقابلہ کر کے بہترین مسودہ کا انتخاب کیا جائے گا۔ مسودہ ایک یا ایک سے زائد مصنفین کی طرف سے پیش کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ انداز تحریر ایک ہی مصنف کا ہو۔ جن حضرات کا مسودہ اشاعت کے لئے منتخب کیا جائے گا انہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک خاص تقریب میں اپنے دست مبارک سے انعام عطا فرمائیں گے۔ حصہ لینے والے احباب وکالت تصنیف کو مطلع فرمائیں۔

مسودات پیش کرنے کی تاریخ ۳۰ اپریل ۱۹۸۴ء ہے۔ مسودہ اندازاً تین صد صفحات پر مشتمل ہوگا۔ مصنفین ہر باب مکمل کرنے کے بعد مسودہ مشورہ کی غرض سے وکالت تصنیف کو بھجواتے رہیں۔

(وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ)

## دعائے مغفرت

● خاکسار کی والدہ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ مورخہ ۱۱ مارچ بوقت ساڑھے دس بجے شب سروسز ہسپتال لاہور میں انتقال فرما گئیں ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ مکرم بابو عبدالرحمٰن صاحب انبالوی (مرحوم) کی بہو اور مکرم و محترم عبدالکریم صاحب انبالوی (مرحوم) کی بیٹی تھیں۔

۱۲ مارچ ۱۹۸۴ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب کے بعد مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم و محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کروائی۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے تین بھائی۔ دو بیٹے ایک بیٹی ۷ پوتے ۲ نواسے اور ایک نواسی چھوڑی ہے۔ احباب کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرماتے ہوئے اپنے قرب سے نوازے اور ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

(محبوب احمد۔ جھنگ)

● میرے والد صاحب مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ہومیو پیتھ سابق گنگا پور ضلع فیصل آباد جو بڑی دیر تک وہاں کے سیکرٹری مال و اصلاح و ارشاد و زعیم اعلیٰ انصار اللہ رہے ہیں۔ مورخہ ۲۳ فروری کو ربوہ میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مکرمی والد صاحب بہت نیک متقی، پرہیزگار، تہجد گزار، صاحب کشوف و رؤیا اور داعی الی اللہ اور موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ نماز جنازہ مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی نے پڑھائی اور دعا مکرم میر محمود احمد صاحب مبلغ سپین نے کروائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ درجات بلند فرمائے۔

(نصیر احمد طارق مظفر آباد آزاد کشمیر)

● خاکسار کی والدہ صاحبہ مورخہ ۱۴/۸ کو وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خاکسار کی والدہ صاحبہ بہت نیک، احمدی مخلص اور متقی تھیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(منشی خضر حیات ولد محمد یار محلہ رحمت کالونی سلانوالی ضلع سرگودھا)

## تقریب شادی

خاکسار کی بھتیجی عزیزہ حلیمہ طاہرہ بنت مکرم کرامت احمد خان صاحب مرحوم (سابق ڈسپنسر فضل عمر ہسپتال ربوہ) کا نکاح ہمراہ عزیز رانا ناصر احمد ابن مکرم مبارک علی خان صاحب چک ۵۷ ج ب گھیالہ ضلع فیصل آباد کے ساتھ تیس ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۸۴ء بعد نماز عصر پڑھایا۔

یہ رشتہ مرحوم بھائی نے اپنی زندگی میں خود طے کیا تھا۔ چونکہ لڑکا بیرون ملک مقیم تھا اس وجہ سے یہ تقریب ان کی زندگی میں نہ ہو سکی۔ جب عزیزم موصوف پاکستان آئے تو مورخہ ۲۱ مارچ پانچ بجے شام تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت شرکت فرمائی اور عزیزہ کو اپنی دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمایا۔

خاندان حضرت اقدس مسیح موعودؑ اور جملہ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری بشارت احمد خان ابن مکرم چوہدری برکت علی صاحب مرحوم دارالرحمت وسطی ربوہ)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کی بار بار تاکید فرمائی ہے: (ناظر بیت المال۔ آمد)

# ولادت

• خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میری بیٹی نسیلہ فرزوف کو بچی کے بعد بیٹا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "سیف الملوک" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود محمد شریف مرزا صاحب کا پوتا ہے اور حافظ مبین الحق صاحب شمس کا نواسہ ہے۔

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو درازیٔ عمر خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

(امۃ القیوم شمس
اہلیہ حافظ مبین الحق شمس مرحوم دارالعلوم وسطی ربوہ)

• اللہ تعالیٰ نے عزیزہ کوثر سلطانہ سلمہا اللہ تعالیٰ اہلیہ محمود احمد صاحب ناصر سکنہ قلعہ کالروالہ کو مورخہ ۸۴/۲/۱۱ دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت "نبیل احمد" نام تجویز فرمایا۔ نومولود مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب صراف سیکرٹری مال جماعت احمدیہ موسکہ ضلع سیالکوٹ کا نواسہ ہے۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے نومولود کی درازیٔ عمر، نیک، صالح، خادم دین و قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سید اعجاز احمد شاہ
انسپکٹر بیت المال سلسلہ عالیہ احمدیہ ضلع سیالکوٹ)

• اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری ہمشیرہ سعادت منیر روبینہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اکرم خان ڈرگ کالونی کراچی کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ نومولود کے لئے دعا کریں کہ مولیٰ کریم اسے لمبی با اقبال اور باصحت زندگی دے اور اسے دین کا خدمت گزار اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنائے آمین۔ نومولود مکرم محمد اسلم خان صاحب ڈرگ کالونی کا پوتا اور مکرم ملک غلام نبی شاہد سابق مبلغ افریقہ کا نواسہ ہے۔

(بلقیس منیر بشریٰ بنت ملک غلام نبی صاحب شاہد
دارالعلوم غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جُبِلَتِ الْقُلُوْبُ عَلٰی حُبِّ مَنْ اَحْسَنَ اِلَیْھَا
وَ بُغْضِ مَنْ اَسَاءَ اِلَیْھَا
حدیث نبوی

فطرت میں رکھی گئی ہے دلوں کی محبت اس شخص کی جو اس کا محسن ہو اور بغض اس شخص کا جو برائی کرے ان سے

# فوٹو گرافی کے شائقین کیلئے
## نادر موقع

بیرونجات سے ربوہ تشریف لانے والے احباب کی راہ نمائی کے لئے ایک معیاری رنگین راہ نما نقشہ فولڈر کی شکل میں طبع کرانے کا منصوبہ زیر غور ہے جسے شہر کے تعارف کے علاوہ دلکش عمارات اور قدرتی مناظر کی رنگین تصاویر سے دیدہ زیب بنایا جائے گا۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل موضوعات پر رنگین تصاویر درکار ہیں۔

— • ۱ ربوہ کی مساجد — • ۲۔ دفاتر اور دیگر عمارات
— • ۳۔ ربوہ شہر کا کسی نزدیکی پہاڑی سے منظر
— • ۴۔ اجتماعات — • ۵۔ ملحقہ پہاڑیوں کا قدرتی منظر
— • ۶۔ ایسی تصاویر جن کا ربوہ شہر سے تعلق ہو۔

شوقیہ اور پروفیشنل فوٹو گرافروں کے لئے اپنے فن کا یہ نادر موقع ہے اگر حصہ لینے والوں کی تعداد حوصلہ افزا ہو تو مقابلہ میں آنے والی تصاویر کی ایک نمائش بھی کی جا سکے گی۔ جس کے انعقاد کی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

جن تصاویر کو فولڈر میں شامل کرنے کے لئے منتخب کیا جائے گا ان کے نیچے فوٹو گرافر کا نام شکریہ کے ساتھ درج کیا جائے گا۔ مندرجہ بالا موضوعات پر کارڈ سائز کی تصاویر ۱۵ اپریل ۱۹۸۴ء کے دن یا اس سے قبل زیر دستخطی کے پاس مخزن تصاویر مرکزیہ تحریک جدید میں جمع کرا دیں۔ جن تصاویر کو منتخب کیا جائے گا ان کے نیگٹو بھی مخزن ہذا میں جمع کروانے ہوں گے۔

خدا تعالیٰ زیادہ سے زیادہ اس کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(انچارج مخزن تصاویر مرکزیہ)


الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

زرعی اراضی کاشت پر
• ساڑھے آٹھ ایکڑ ربوہ سے ملحق سبزیات اور چارہ کے لئے نہایت موزوں۔
• بجلی کا ٹیوب ویل • مرکز سے قریب ترین رہ کر ٹھیکہ یا حصہ داری پر کاشت کا موقع۔ خود ملیں!
بشیر احمد ایڈووکیٹ چوک مسجد لطیف دارالصدر شمالی

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین
حکیم انوار احمد جان
۵-۶-۷ اپریل
دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے!
مینیجر دواخانہ حکیم نظام جان
کالج روڈ چوک اقصیٰ ربوہ فون: ۵۵۸

اکسیر سرکن
جانوروں کا پیشاب کے ساتھ خون آنا۔
فی پیکٹ -/۳، درجن -/۲۷
گرس ۳۰۲/۴۰
بونس علاوہ: تفصیلات کے لئے
کیوریٹو وٹرنری گائیڈ
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون ۶۰۶/۶۰۷

بچوں کی اعلیٰ و معیاری درسگاہ
ماڈرن ایجوکیشن سکول نرسری تا مڈل
رجسٹرڈ نمبر RP/1580
محکمہ تعلیم حکومت پنجاب سے منظور شدہ نمبر 48LG
برانچز: محلہ دارالصدر شرقی و محلہ دارالیمن وسطی ربوہ
• انگلش • اردو و دینیات کی تعلیم نرسری سے ہی شروع ہو جاتی ہے
نرسری تا مڈل کا داخلہ جاری ہے فون نمبر ۵۱۵
(پرنسپل ماڈرن ایجوکیشن سکول دارالصدر شرقی ربوہ)

ضروری اطلاع
اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کے لئے حاضر ہوتے ہیں:
زیر نگرانی:
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

اکسیر اپھارہ
شفتل اور برسیم سے ہونے والا جانوروں کا اپھارہ منٹوں میں غائب۔
قیمت فی پیکٹ -/۳ درجن -/۲۷ گرس ۳۰۲/۴۰ روپے
بونس علاوہ۔
تفصیلات کے لئے کیوریٹو وٹرنری گائیڈ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں۔
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
کمپنی رجسٹرڈ ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

لیڈیز پرس
کامرہ و ڈائی بیگ
دستیاب ہیں:
پروپرائٹر: نعیم احمد کھوکھر
نعیم جنرل سٹور
مین بازار ○ شیخوپورہ

# سرمایہ کاری کا نادر موقع :

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# "ہل ویو آرکیڈ و ہوٹل" - ۵-ڈیوس روڈ لاہور

خدائے العرش الکریم اور ذوالعرش المجید کی استمداد کی التجا کرتے ہوئے ہم اس کے عاجز بندے یہ اعلان کرتے ہیں کہ پبلک کیلئے "ہل ویو آرکیڈ و ہوٹل" کی ۷۵ دکانوں میں سے کچھ ملکیتی حقوق کے ساتھ قابلِ فروخت ہیں۔ ۷۵ کمروں پر مشتمل ہوٹل قبل از تعمیر کرایہ پر دیا جا چکا ہے۔ کچھ دکانات بھی فروخت کی جا چکی ہیں۔ دفاتر کے لئے مزید ۱۵۰۰۰ مربع فٹ جگہ کرایہ یا فروخت کے لئے موجود ہوگی۔ انشاء اللہ! موقع پر ایک حصّہ کی بنیادیں بھری جا چکی ہیں اور تعمیر کا کام تیزی سے جاری ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ تعمیر کا کچھ کام جولائی سالِ رواں تک مکمل ہو جائیگا۔ انشاء اللہ!

ہم اپنے کرمفرماؤں سے التجا کرتے ہیں کہ دعا کریں کہ ہم عاجزوں کی یہ تعمیر بارگاہِ عالی میں مقبول ہو اور اس کے فیضان مالکیت، رحیمیت، رحمانیت ربوبیت اور الحمد کے فیوض کے جاری ہونے کے موجب اور ان فیوض کے مقابل باطل قوتوں کے استحصال کا ذریعہ ہو!

پانچ تجارتی شاہراہوں پر واقع یہ تجارتی مرکز اپنی انفرادیت اور عظمت کا شاہکار ہے اور سرمایہ کاری کے لئے نادر موقع فراہم کرتا ہے:

قیمت دو کنال ۵ - اقساط میں قابلِ ادا ہے

المشتہر:

ایسٹ ویسٹ انٹرپرائزز لمیٹڈ
پروموٹرز "ہل ویو آرکیڈ و ہوٹل"
۵-ڈیوس روڈ لاہور

فون
303358.
303049.